تیمور اختر
سکالر پی ایچ ڈی اردو، شعبہ اردو زبان و ادب، نمل، اسلام آباد۔
ڈاکٹر ظفر احمد
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو زبان و ادب، نمل، اسلام آباد۔

ناول 'بنجر میدان' میں راوی اور بیانیہ کی تشکیل

Taimoor Akhtar
Scholar PhD Urdu, Department of Urdu Language & Literature, NUML, Islamabad.
Dr. Zafar Ahmed
Assistant Professor, Department of Urdu Language & Literature, NUML, Islamabad.

The Formation of the Narrator and Narrative Structure in the Novel 'Banjar Maidan'

Juan Rulfo’s ‘Pedro Páramo’ (translated into Urdu under the title of ‘Banjar Maidan’) is a groundbreaking novel that revolutionized narrative techniques in literature, particularly through its use of magical realism. The novel employs a complex, non-linear storytelling structure, blending multiple narrators and perspectives to create a haunting, fragmented tale. The primary narrators include Juan Preciado (the son), Pedro Páramo (the father), and an omniscient, ghostly narrator who fills the gaps between their stories. Through shifting timelines, flashbacks, and auditory-visual sensory techniques, Rulfo constructs a narrative where the living and the dead coexist, and the past and present merge seamlessly. This article explores the novel’s innovative narrative formation, emphasizing its unique use of first-person and omniscient voices, dialogue-driven storytelling, and the interplay between memory and reality.

Key Words: *Pedro Páramo, Juan Rulfo, Magical Realism, Nonlinear Narrative, Multiple Narrators, Mexican Literature, Ghost Story, Memory, Fragmentation, Experimental Fiction.*

ناول پیڈرو پرامو (بنجر میدان) میکسیکو کے افسانہ نگار اور ناول نگار حوان رلفو کا اہم کارنامہ ہے۔ یہ ناول پہلی بار جولائی ۱۹۵۵ء کو منظر عام پر آیا۔ اس ناول میں انوکھے بیانیاتی تجربات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کچھ نئی بیانیہ تکنیکس کا اغاز بھی اس ہی ناول سے ہوا۔ جس میں سب سے معروف بیانیہ تکنیک جادوئی حقیقت نگاری ہے۔ ناول بنجر میدان (پیڈرو پرامو) ایک پیچیدہ ناول ہے۔ جس کی کہانی اور راوی قاری کو چاروں اور سے گھیر لیتے ہیں اور پھر اسے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا۔ اس ناول میں بیانیہ کے جو تجربات ہوئے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں، خاص طور پر راوی کے منفرد تجربات۔ ناول میں راوی بیانیہ کی تشکیل کے لیے دکھانے، بتانے، فلیش فارورڈ، فلیش بیک، سمعی، بصری اور صوتی حسوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس میں واحد متکلم راوی کی دو آوازیں ہیں۔ یہ دونوں واحد متکلم راوی بالترتیب بیٹا (حوان پرسیادو) اور باپ (پیدرو) اپنی اپنی کہانی بیان کرتے ہیں۔ دوسرا اہم راوی جو اس ناول میں بیانیہ کی تشکیل کرنے میں معاونت کرتا ہے غائب راوی ہے۔ حوان دونوں کہانیوں میں پیدا ہونے والے خلاء اور ادھورگی کو مکمل کرتا ہے۔ اس ناول میں مجموعی طور پر تین راوی اور دو کردار مرکزیت کے حامل ہیں۔ 'بنجر میدان' (پیڈرو پرامو) کا اغاز واحد متکلم راوی (حوان پرسیادو) کے بیان سے ہوتا ہے، جس میں راوی مرکزی کردار کی موجودہ مقام پر موجودگی کے سبب سے شروع کرتا ہے۔ اس ابتدائی مختصر بیانیے میں ہی زمان و مکان کا تعین ہو جاتا ہے۔ واحد متکلم راوی کے بیان پر مشتمل ابتدائی بیانیے کو ہم ناول میں یوں ملاحظہ کرتے ہیں:

> "میں کومالا پہنچ گیا کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ میرا باپ پیڈرو پرامو نام کا ایک شخص وہاں رہتا ہے۔ بتانے والی میری ماں تھی اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کے مرنے کے بعد میں جا کر اس سے ملوں گا۔ میں نے اس کے ہاتھوں کو زور سے دبایا جس سے یہ اشارہ مقصود تھا کہ میں یہ کر کے رہوں گا۔ وہ بستر مرگ پر تھی اور میں نے اس سے کوئی بھی وعدہ کر لیا ہوتا۔"(۱)

مصنف راوی کے اس تجربے کے ذریعے حال سے ماضی اور پھر ماضی سے حال کی طرف مراجعت کر کے تعمیر کرتا ہے۔ واقعات کے سلسلے کو اس کہانی کی ترتیب non-linear story کے طرز پر کی گئی ہے. یعنی کہانی کے واقعات بے ترتیبی سے بیان کیے گئے ہیں۔ اور مختلف زمانی تسلسلوں کو انٹر مکس کیا گیا ہے۔ اس ناول میں راوی کی منتقلی کا تجربہ بھی بڑے شاندار طریقے سے کیا گیا ہے۔ جب ایک منظر سے کہانی یا واقعات دوسرے منظر میں منتقل ہوتے ہیں۔ یا پھر ایک منظر کے ایک اندر سے دوسرا منظر بر آمد ہوتا ہے۔ تو ساتھ ہی راوی بھی بدل جاتا ہے۔ منظر

کی تبدیلی کے ساتھ مصنف زمان و مکان کو بھی بدل دیتا ہے۔ ناول کے ابتدائی بیانیہ میں راوی ماضی قریب اور حال دونوں زمانوں کے واقعات کو ملا کر مجموعی کہانی کی تشکیل کرتا ہے۔ یعنی ایک طرف وہ حال کے واقعات اور صورتحال کو بیان کرتا ہے مگر دوسری طرف کرداروں کی یادوں کے سہارے ماضی کے واقعات کا احاطہ کرتا ہے۔ جیسے کہ اقتباس بالا میں بیان ہوا ہے۔ "کہ مجھے بتایا گیا تھا" یا پھر کومالا بستی کے متعلق لکھتا ہے کہ وہ اپنی ماں کی آنکھوں کی مدد سے اس شہر یا بستی کو دیکھتا ہے۔ ماضی میں اس کی ماں کی دیکھی ہوئی سرسبز و شاداب بستی زمانہ حال میں اس کے برعکس خشک اور ویران ہے۔ راوی منظر نامے کی اس تبدیلی سے بھی زمانی ارتقاء کا احساس دلاتا ہے۔ اس ناول میں راوی دکھانے اور بتانے دونوں طریقوں سے مستفید ہوتا ہے۔ ناول میں راوی مختلف زمانی دھاروں کو بنے ہوئے دھاگوں کی طرح ملاتا ہے۔ زمانہ حال میں کسی ایک نکتے، کردار، منظر، یاد یا خیال کی بدولت راوی کہانی کو حال سے ماضی اور پھر ماضی بعید کے واقعات کی طرف مراجعت کرتا ہے۔ اس عمل سے نہ صرف واقعات بدلتے ہیں بلکہ زمان و مکان بھی تبدیل ہوتا ہے۔ اقتباس ہذا میں ہم اس کی جھلک یوں ملاحظہ کرتے ہیں:

> "میری ماں کی تصویر جسے میں اپنی جیب میں رکھے ہوئے تھا۔ میرے دل کے ساتھ لگی ہونے کی وجہ سے گرم محسوس ہوئی، جیسے وہ خود پسینے پسینے ہو رہی ہو۔ یہ ایک پرانی فوٹو تھی کناروں پر سے گھسی ہوئی لیکن یہ اس کی واحد تصویر تھی جو میں نے دیکھی تھی۔"(۲)

چیزیں، یادیں، مناظر اور کردار راوی کو حال سے ماضی کے واقعات کی طرف لے جاتے ہیں۔ جس سے زمانہ حال کے واقعات کا سبب اور پس منظر واضح ہوتا ہے۔ اور کہانی کے اندر پیدا ہونے والا ابہام اور تشنگی ختم ہوتی ہے۔ مختلف کرداروں کے مکالموں سے بھی راوی روایت / بیان کرنے کے عمل میں استفادہ کرتا ہے۔ ایک طرف مردہ شہر کے مردہ کردار ہیں جنہیں واحد متکلم راوی (حوان پرسیادو) ناول کا حصہ بناتا ہے۔ جس میں سرفہرست ڈونا ایڈوی خس کا کردار ہے۔ جس کی روح مرکزی کردار (متکلم راوی) کا استقبال کرتی ہے۔ اور ان دونوں کرداروں کے درمیان مکالمے سے واقعات کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ جو کہ ایک مجموعی کہانی کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ ان دونوں کرداروں کے درمیان مکالمے کو ہم ناول کے ابتدائی حصے میں یوں ملاحظہ کرتے ہیں:

"میں ایڈی خس ڈیاڈا ہوں۔ اندر آجاؤ"
لگتا تھا جیسے وہ میرا ہی انتظار کر رہی تھی، ہر چیز تیار ہے، اس نے کہا، چلتے ہوئے مجھے تاریخ اور بظاہر خالی کمروں کے ایک طویل سلسلے میں سے اپنے پیچھے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔"(۳)

دوسری طرف ماضی کے واقعات کے بیان کے لیے واحد متکلم راوی اور غائب راوی کے تجربات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ قاری کو ان بدلتی ہوئی آوازوں اور راوی پر بھرپور توجہ رکھنی پڑتی ہے۔ کہانی کی ذیل میں جو کہانی بیان کی گئی ہے اس میں مرکزی کردار (واحد متکلم راوی) ماضی کے واقعات کو بیان کرتا ہے اور دوسری طرف غائب راوی اس ہی مرکزی کردار کے حال اور ماضی قریب کو موضوع بناتا ہے۔ واحد متکلم راوی (مرکزی کردار) کی یادداشتوں سے بھی کچھ کردار برامد ہوتے ہیں۔ اس دوسری کہانی (باپ کی کہانی) میں بھی یہ تجربہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ راوی ایک منظر سے دوسرے منظر میں لے جاتا ہے۔ اس تبدیلی سے بھی زمان و مکان اور واقعات کی نوعیت اچانک بدل جاتی ہے۔ اس تبدیلی کے عمل میں بعض اوقات راوی کی تبدیلی بھی واضح محسوس ہوتی ہے۔ ایک ایسا ہی تجربہ ناول سے ملاحظہ کیجئے۔ بیانیہ کا اغاز تو غائب راوی سے ہوتا ہے مگر منظر کے بدلنے پر واحد متکلم کا تخاطب سننے کو ملتا ہے۔

"جب بادل چھٹ گئے تو چٹانوں پر سورج نے شعائیں بکھیریں۔ دھنک رنگ روشنی پھیلائی، زمین کا پانی چوسا اور ہوا کے جھونکوں سے مرتعش دمکتے ہوئے پتوں پر چمکنے لگا۔
"تمہیں پاخانے میں اتنی دیر کس وجہ سے لگ رہی ہے بیٹے؟
"کسی وجہ سے نہیں مما"
اگر تم وہاں زیادہ دیر تک رہے تو کوئی سانپ آکر تمہیں کاٹ لے گا"
"ہاں مما"
میں تمہارے خیال میں محو تھا، سوزانا سبز پہاڑیوں کے خیال میں اس زمانے کے خیال میں جب ہم تیز ہواؤں کے موسم میں پتنگیں اڑایا کرتے تھے۔"(۴)

غائب راوی کا تجربہ کرتے ہوئے مصنف خارجی صورت حال اور منظر نامے کا احاطہ کرتا ہے اور پھر اس منظر نامے میں کردار ایک دوسرے کردار سے مکالمہ کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ اور اس مکالمے کے دوران واحد متکلم راوی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور بیانیہ واحد متکلم راوی کے مرہون منت ہو جاتا ہے۔ ان تجربات میں نہ صرف راوی تبدیل ہو جاتا ہے بلکہ زمانی اور کہانی کی ترتیب بھی بدل جاتی ہے۔ ان تجربات ہی کی مدد سے راوی ایک زمانے کے واقعات سے دوسرے زمانے کے واقعات کی طرف سفر کرتا ہے۔ اس ناول میں ایک ہی راوی کے لباس کو مختلف کردار استعمال کرتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے ہر کردار اپنی کہانی سنانے کو بے تاب ہے۔ ایک انگریزی مضمون میں اس ہی نکتے کو یوں بیان کیا گیا ہے:

> The technique of mixing of so many narrative styles makes it fell like the whole town of comala Is narrating the story, and this is one of the innovations that Pedro Paramo Is famous for.(۵)

کہانی کے ذیل میں بیان ہونے والی کہانی یعنی بیٹے (حوان پرسیادو) کی کہانی کے واقعات کو بھی واحد متکلم کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ ایک طرف اس مرکزی کردار کا حال بیان ہوتا ہے تو دوسری طرف مردہ روحیں اسے ماضی کے واقعات سناتی ہیں۔ ناول میں ایسے ہی ایک جگہ پر جب ایک ذیلی کردار (ابنڈیو) کا تذکرہ ہوتا ہے تو واحد متکلم راوی (حوان پرسیادو) کو مردہ روح (ایڈی خس ڈیاڈا) اسے اس کردار کے متعلق یوں معلومات فراہم کرتی ہے:

> "اس کے لیے میں اس کی شکر گزار ہوں۔ وہ اچھا آدمی تھا، ایسا آدمی جس پر آپ بھروسہ کر سکتے تھے۔ یہ وہی تھا جو ڈاک لے کر آتا تھا۔ اور یہ کام وہ بہرا ہونے کے بعد بھی کرتا رہا۔ مجھے وہ سیاہ دن یاد ہے جب یہ حادثہ پیش آیا۔"(۶)

راوی کے لیے بے شمار تجربات اس ناول میں موجود ہیں۔ جب ایک کردار یا راوی کی یادداشت سے واقعات برامد ہوتے ہیں۔ اور ناول کا حصہ بنتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے بیانیے میں راوی ماضی کے واقعات اور کرداروں کو سامنے لاتا ہے۔ بعض جگہوں پر واقعات کی علت و معلول کو واضح کیا گیا ہے۔ اور بعض جگہوں پر واقعاتی تسلسل دیکھنے کو ملتا ہے۔ دوسری طرف واحد متکلم (پیدرو) کے تجربات پر مبنی بیانیے میں کہانی اور زمان کے دو دھارے پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ایک مرکزی کردار (راوی) کہ زمانہ حال پر مبنی بیانیہ جس میں صورت حال اور پیش منظر کا بیان

ہے۔ اور دوسری طرف ماضی بعید کے واقعات پر محیط بیانیہ ہے۔ ان دونوں طرف کے واقعات کا بیان قاری کو متوجہ رکھتا ہے، پڑھنے اور تسلسل قائم رکھنے کے لیے ریاضت کا تقاضا کرتا ہے۔ بیانیہ کے ایسے ہی تجربے کو ہم ناول میں یوں ملاحظہ کرتے ہیں۔ جس میں راوی (مرکزی کردار) کو ہم یادوں کے سہارے سفر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں:

> "جس دن تم یہاں سے گئی ہو مجھے معلوم تھا کہ دوبارہ میں تمہیں کبھی نہ دیکھ پاؤں گا۔ جاتی ہوئی سہ پہر کے سورج نے تمہیں سرخا سرخ بنا رکھا تھا۔ شام ہوتے ہوتے اسمان کو لہولہان کر دیا۔ تم مسکرا رہی تھیں جس شہر کو تم پیچھے چھوڑ کر جا رہی تھیں۔ اس کے بارے میں تم نے اکثر کہا تھا، "مجھے یہ تمہاری وجہ سے پسند ہے لیکن اس کی اور تمام چیزوں سے نفرت کرتی ہوں حتیٰ کہ یہاں پیدا ہونے سے بھی۔" میں نے سوچا یہ کبھی واپس نہیں آئے گی میں اسے پھر کبھی نہ دیکھ سکوں گا۔
>
> تم یہاں کیا کرتے ہو؟ اس وقت؟ کیا تم کام نہیں کر رہے؟
>
> نہیں دادی اماں روگیکو نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس کے چھوٹے لڑکے کا خیال رکھوں۔
>
> میں اسے ذرا گھما پھرا رہا ہوں۔"(۷)

راوی دونوں طرف کے بیانیے اور واقعات کا احاطہ کرنے کے لیے مرکب بیانیہ (frame narrative) کا تجربہ کرتا ہے۔ یوں دونوں باپ بیٹی کی کہانی، کہانی کی ذیل میں چلی جاتی ہے۔ دونوں مرکزی کرداروں کی کہانیوں کی تکمیل کے لیے مصنف کرداروں کے ماضی، خیالات اور یادوں سے مدد حاصل کرتا ہے۔ اور کچھ جگہوں میں یہی کام مکالمہ نویسی سے سرانجام دیا گیا۔ اگر پہلی کہانی کے راوی (مرکزی کردار) کو دیکھا جائے تو وہ ہر مردہ شہر میں ہوتا ہے اور وہاں موجود روحوں سے مکالمہ کرتا ہے۔ اس مردہ بستی (کومالا) میں کوئی زندہ نہیں ہوتا ہے۔ مختلف کرداروں کی روحیں سے اس کی ملاقات ہوتی ہے۔ اور وہ مرکزی کردار سے مکالمہ کرتے ہیں۔ جس کے سبب ماضی کے واقعات اور ان کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

اس ناول میں مصنف راوی کے حیرت انگیز تجربات کرتا ہے۔ جب واحد متکلم راوی (مرکزی کردار) کسی کردار کو ملتا ہے یا پھر اس سے مکالمہ کرتا ہے تو اس مکالمے کے دوران وہ اس کردار کے ماضی کے واقعات کی طرف مراجعت کرتا ہے۔ اور دوسری طرف جب اسی کردار کے متعلق بیانیہ غائب راوی کی مدد سے تشکیل پاتا ہے تو اس کردار کی ذاتی زندگی اور ماضی کے احوال ہمارے سامنے آتے ہیں۔

ناول میں بعض مقامات پر راوی کہانی کو تینوں اطراف سے بیان کرتا ہے۔ ایک طرف متکلم راوی، دوسری طرف متکلم راوی اور تخاطب کردار کے ساتھ مکالمے کی صورت تیسری طرف جس کردار کے ساتھ راوی مخاطب ہوتا ہے اس کردار کے ذہن میں چلنے والے خیالات سے واقعات کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔ ناول میں ایسی ہی صورت حال پر مبنی مکالمہ دیکھیے جہاں واحد متکلم راوی (مرکزی کردار) جب ایک روح سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے تو ایسے میں دوسرے کردار کی وساطت سے ہم مرکزی کردار کے بچپن کے واقعات کو ملاحظہ کرتے ہیں۔ اس بیانیاتی تجربے کو ہم یوں ملاحظہ کرتے ہیں:

> "دامیانا سنیروس؟ کیا تم ان عورتوں میں سے تو نہیں جو میڈیالونا میں رہتی تھیں؟
> "ہاں میں وہیں رہتی ہوں۔" "اس لیے مجھے یہاں تک پہنچنے میں اتنی دیر لگی۔"
> میری ماں نے مجھے ایک دامیانا نام کی عورت کے بارے میں بتایا تھا۔ جس نے میرے پیدا ہونے کے بعد میرا خیال رکھا تھا، وہ تم تھیں؟
> ہاں میں وہی ہوں۔ میں تمہیں اس وقت سے جانتی ہوں جب تم نے پہلی بار آنکھیں کھولی تھیں۔"(۸)

دونوں کہانیوں (باپ اور بیٹے) میں واحد متکلم راوی کے ساتھ جو غائب راوی کا تجربہ کر کے بیانیہ خلق کیا گیا ہے اس میں کہانی کے اندر پیدا ہونے والی خلاء اور تشنگی کو ختم کیا گیا ہے۔ اور ابہام کو ختم کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ غائب راوی ہمیں ان کرداروں کی وہ تشنگی، ادھورگی اور بے بسی دکھاتا ہے جو کہ یہ کردار خود یہاں نہیں کر سکتے تھے۔ غائب راوی کے بیان پر مشتمل ایسے ہی بیانیے کو ہم ناول میں یوں ملاحظہ کرتے ہیں۔ ایسے تمام بیانیے میں بتانے کا عمل زیادہ ہے۔

> "اس دن کے بعد سے کسی نے کھیتوں کی دیکھ بھال نہ کی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ زمین کا جو حال ہوا اسے دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ جیسے ہی اس پر کھیتی باڑی کرنے والا کوئی نہ رہا اسے بیماریوں نے گھیر لیا۔ میلوں تک ارد گرد کے لوگوں پر مصیبت ٹوٹ پڑی۔ آدمیوں نے سامان باندھا اور بہتر روزگار کی تلاش کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔"(۹)

مجموعی طور پر اس ناول کی کہانی چاروں اور سے قاری کو گھیرے رکھتی ہے۔ ہر کردار اپنی کہانی سنانے کو تیار رہتا ہے اور راوی ان خاص حصوں اور بیانیاتی چوراہوں کو پُر کرتا ہے۔ مصنف راوی کے ذریعے اتنے بیانیہ زاویہ استعمال کرتا ہے کہ قاری کے لیے سنبھلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بتانے، دکھانے کے ساتھ سمعی، بصری حسوں کو بھی بروئے کار لاتا ہے۔ یوں ہمیں کومالا کی بستی میں اڑتی دھول، برستی بارش کی گرتی بوندیں، سرسبز کھیت، ویران گلیاں، بھٹکتی روحیں، تپتی دوپہر اور بل کھاتی سمندر کی لہریں ہر چیز محسوس ہوتی ہے۔ جتنی شدت سے حوان رولفو کائنات اور مظاہر فطرت کو محسوس کرواتا ہے یوں اس ناول میں فطرت مجسم ہو جاتی ہے۔ اس ناول میں راوی قاری کو اتنے زاویوں سے گھیرتا ہے کہ میں یہ کہنے پر مجبور ہو گیا پیڈرو پرامو (بنجر میدان) ایک ایسا ناول ہے جس میں داخل ہونے کے بہت سارے راستے ہیں مگر باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ اس ناول کا اختتام بھی غائب راوی کی مدد سے کیا گیا اور کردار کی داخلی دنیا کو مکالمے کے ذریعے آشکار کیا گیا۔

حوالہ جات

۱۔　حوان رولفو، بنجر میدان (پیڈرو پرامو) مترجم احمد مشتاق، شہرزاد پبلی کیشنز، گلشن اقبال کراچی، ۲۰۱۳ء ص ۲۱

۲۔　ایضاً، ۲۴

۳۔　ایضاً، ص ۲۸

۴۔　ایضاً، ص ۳۰

۵　- Pedro Pramo Narrative: https://www.shmoop.com/study-guides/Pedro-Paramo/narrator-point-of-view.html

۶۔　حوان رولفو، بنجر میدان (پیڈرو پرامو) مترجم احمد مشتاق، ایضاً، ص ۳۴

۷۔　ایضاً، ص ۳۹

۸۔　ایضاً، ص ۵۲

۹۔　ایضاً، ۱۰۳